بسم اللہ الرحمن الرحیم

راستی موجب رضائے خداست
کس ندیدم کہ گم شد از رہ راست

ایام اشاعت:- دوشنبہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۹۲

سالانہ چندہ ے	بیرونجات ے/ ششماہی
ششماہی چندہ ع	قیمت فی پرچہ ار

سچ

ایڈیٹر:- عبدالماجد
پتہ:- دریاباد - ضلع بارہ بنکی
(مضامین بھیجنے وغیرہ میں جملہ مراسلت ایڈیٹر سے کیجائے)

مہتمم:- ظفر الملک
پتہ:- دفتر اخبار سچ - لکھنؤ
(چندہ و دیگر انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت مہتمم کو بھیجیے)

نمبر ۵	۲۶ رجب المرجب ۱۳۴۵ھ	۳۱ جنوری ۱۹۲۷ء	جلد ۳

ایک سیاسی منجم کی پیشگوئی

"گوری قوموں کا غلبہ، جسکا زور دو صدیوں اور انیسویں صدی میں رہا، قدرت کا کوئی دائمی قانون نہیں، بلکہ واضح آثار موجود ہیں، کہ یہ غلبہ اب گھٹ رہا ہے"۔ "اسکی تو کوئی علامت ملتی نہیں، کہ جنگ عظیم سے مغربی قوموں نے کچھ بھی سبق حاصل کیا ہے، علامت اگر ملتی ہے، تو اس کی ملتی ہے، کہ ان میں پیشتر سے بھی بڑھکر عسکریت پیدا ہوگئی ہے۔ ہندوستان میں، برطانیہ کی حکومت ایک دوسری جنگ عظیم میں پھنسنا چاہتی ہے"۔ "اسباب بالا کی بنا پر، برطانیہ کے ہاتھ سے ہندوستان کا نکل جانا یقینی ہے، گو فوری نہیں، لیکن آیندہ برطانیہ کی کسی اندرونی شورش کے موقع پر"۔ "ان ملکی خطرات نے برطانیہ میں بجائے فراخدلی کے اور زیادہ تنگدلی پیدا کردی ہے، اور بصورت موجودہ جس دانائی و تدبر کی ضرورت ہے، وہ مفقود ہے"۔ "مجھے پوری توقع ہے، کہ ایشیا کی بڑی آبادی، ان لوگوں کی زندگی میں جو آج کمسن ہیں، اہل مغرب کے پنجہ سے رہائی پائیگی"۔

یہ وہ خیالات ہیں، جو انگلستان کے ایک مشہور عالم، فلسفی، اور اہل سیاست آنرایبل برٹرنڈ رسل نے اپنے ایک مضمون کے ذیل میں ظاہر فرماتے ہیں، اور جو ینگ انڈیا کی وساطت سے ہم تک پہونچے ہیں۔ مغرب میں ایک سنجیدہ گروہ مدت سے موجود ہے، جو یہی خیالات رکھتا ہے، گو یہ گروہ بہت مختصر ہے، اور حکمراں طبقہ اسکو دیوانہ ہی سمجھتا ہے۔ برٹرنڈ رسل بھی اسی مختصر گروہ کے ایک معزز رکن ہیں، اور زمانۂ جنگ میں قید کی سزا بھی بھگت چکے ہیں۔ دولت کی حرص، اور قوت کے نشہ میں، اتنی موٹی باتیں بھی اہل مغرب کے ایک بڑے گروہ کی سمجھ میں نہیں آتیں۔

مسٹر سی۔ راج گوپال آچاریہ، جو گاندھی جی کے خاص دست و بازو ہیں، مسٹر رسل کے مضمون سے یہ اقتباسات ینگ انڈیا میں دیکر فرماتے ہیں، کہ مشرق کی آزادی جب مسلم ہے، تو اب سوال یہ ہے، کہ یہ آزادی کیونکر حاصل ہوگی؟ اور ہمارے پاس اس آزادی کے حصول کا کیا ذریعہ ہے؟ آیا اپنے میں زیادہ عسکریت پیدا کرنا، اپنی ضرورتوں اور اپنی محتاجیوں کو روز بروز بڑھاتے جانا، زیادہ شرابیں پینا، زیادہ چالبازی کرنا، یا بجائے برعکس اپنی زندگی میں زیادہ سادگی پیدا کرنا، اپنی ضرورتوں کو گھٹانا، شراب کو ترک کرنا، اور عدم تشدد پر پوری طرح عمل پیرا ہوکر عسکریت اور فوجی نظام کو سرے سے بیکار کردینا؟ راج گوپال آچاریہ کے ان سوالات کو مختصر طور پر یوں بھی ادا کیا جاسکتا ہے، کہ سانپ کے زہر سے اگر حفاظت منظور ہے، تو اس کا کیا طریقہ ہے؟ آیا اپنے میں "تریاقیت" پیدا کرلینا، یا سانپ کے زہر سے بڑھکر خود اپنے کو زہر ملا بنا لینا؟

"گروتتیا" کی ذمہ داری

سولھویں صدی میں ٹامس ٹسلن نے کرسمس (بڑے دن) کے لیے جن چند مخصوص غذاؤں کے نام لکھے

ان میں گائے کا گوشت ہی تھا۔ گائے کا گوشت قدیم ہی سے بڑے دن کے ساتھ مخصوص چلا آ رہا ہے (ویسٹ منسٹر گزٹ، لندن، ۲۲ دسمبر ۱۹۲۵ء) لیکن اسکا استعمال محض بڑے دن کے زمانہ تک محدود نہیں، یہ تو انگریزی قوم کی خاص غذا ہی ہے، اسلیے کرسمس پر کیا موقوف ہے، سال کے ہر حصہ میں یہی غذا رہتی ہے۔ (ایضاً) گائے کے کبابوں کا انگلستان کی مخصوص اور دلپسند غذا ہونا شروع سے مشہور چلا آ رہا ہے (ایضاً) یہ بالکل واضح ہے کہ ہماری قوم کی اصلی غذا گوشت ہی ہے۔ چنانچہ ہم میں ہر شخص سالانہ ڈیڑھ من گوشت کا پورا کرتا ہے، اور اس سے زیادہ گوشت خوری بجز آسٹریلیا و نیوزیلینڈ کے اور دنیا کے کسی حصہ میں نہیں ہوتی۔ اس مقدار میں پورا نصف حصہ گائے کے گوشت کا ہوتا ہے، اور بقیہ نصف میں بکری، مرغ، سؤر، بھیڑ وغیرہ اور سب گوشت ہوتے ہیں (ایضاً) "روز بروز گائے کا گوشت کھانے کی مقدار میں اضافہ ہوتا جاتا ہے، اور دوسرے قسم کے گوشتوں کی مقدار گھٹتی جاتی ہے۔ لیکن خود اس ملک میں گائے کا گوشت اتنی مقدار میں ملتا نہیں۔ اس صدی کے آغاز میں کل مقدار میں سے ۹۲ فی صدی انگلستان ہی کا ہوتا تھا، اب صرف ۵۰ فی صدی یہاں کا ہوتا ہے، باقی باہر سے منگانا پڑتا ہے (ایضاً) انگریزی "بیف" کی جو خاص شہرت ہے، وہ اسی کے اعلیٰ مزہ کی بنا پر ہے۔" (ایضاً)

یہ اعترافات ایک نامور برطانوی روزنامہ کی زبان سے ہیں۔ ان واقعات کے علم کے بعد بھی سوال یہ ہے کہ "گؤ بھگتیا" کی خدمت کا شرف سواران عرب کی ذریات اور ہم مذہبوں پر رہیگا، یا نجبان برطانیہ کلاں "تیمیروں" پر، جن کا قومی لقب خود اہل فرنگ کی اصطلاح میں "جان بل" ہے؟ ("بل" کے معنی ہر مبتدی انگریزی خواں جانتا ہے)۔

ہندوؤں کی خدائی

نئی دنیا کے نئے شہر نیویارک میں ایک عمارت تعمیر ہو رہی ہے، جو ۱۹۲۹ء تک مکمل ہو جائے گی۔ اسکی بالائی منزلیں دو یا چار۔ آٹھ یا دس نہیں، بلکہ پوری ایک سو دس ہونگی، اور کل بلندی ۱۲۰۰ فٹ کی ہوگی، اور اس عمارت میں ہندوستان کے ایک پورے شہر کی آبادی یعنی تیس ہزار انسانوں کی گنجایش ہوگی! روزنامہ ڈیلی میل (لندن) کا بیان ہے، کہ برطانیہ میں اسوقت تک جو سب سے بلند منارے ہیں اُن سے بھی یہ عمارت کئی گنی زیادہ بلند ہوگی! اسکا نام لارکن ٹاور ہوگا۔ رقبہ پچاس ہزار فٹ مربع ہوگا، اور زمین کی قیمت، اور مصارف تعمیر کی میزان کا تخمینہ ۵۰ لاکھ پونڈ (پونے سات کروڑ روپیہ) کا ہے!

ایک وہ مصر کا فرعون تھا جو اسی طرح منصوبہ میں تھا، کہ ایک عظیم الشان وسر بفلک منارہ ایسا تیار کیا جائے، جس پر چڑھ کر آسمانی خدا کو جھانک سکیں (فاوقد لی یاہامان علی الطین فاجعل لی صرحا لعلی اطلع الی الٰہ موسیٰ) لیکن اس منصوبہ سے آگے بڑھ کر کبھی اس سامان کے فراہم کرنے پر قادر نہ ہو سکا۔ ایک یہ فرنگستان کے فرعون ہیں، جو وہم وتخیل، فکر ومنصوبہ سے گذر کر عملاً اس ساز و سامان کے فراہم کرنے پر قادر ہو گئے ہیں! اب ارشاد ہو، کہ دونوں میں "فرعون بے سامان" کون ٹھہرا، اور "فرعون باسامان" کون؟ مشرق، بھولا اور نادان مشرق، اب تک آسمانی خدا کی "بندگی" کی بھول بھلیاں میں پڑا ہوا ہے! مغرب، دانا و فرزانہ مغرب، "یعنی بندہ" کی "خدائی"

کے کرشمے دکھا رہا ہے! ایک طرف وہ خاکساری ہے اور بوریہ نشینی ہے، اور دوسری طرف یہ بلند پروازی ہے اور فلک پیمائی! اب (اہل) کے اللہ کے بندے ایسے ہونگے، جو اس "فتنہ" کو چھوڑ کر اس "تنبیہ" کو قبول فرمائیں گے؟۔

ضروری باتیں

عذر۔ مولوی عبدالماجد صاحب حیدرآباد گئے ہوئے ہیں۔ اس پرچہ کے لیے بھی باتیں نہیں بھیج سکے۔ کئی روز انتظار کیا گیا۔ مایوس ہو کر یہ پرچہ شایع کیا جاتا ہے۔ ۳ فروری سماعت کی جائے۔ ۶ فروری کا پرچہ بھی غالباً وقت پر تیار نہ ہو سکے، اور ممکن ہے کہ ۶ اور ۱۳ فروری کا ساتھ ملا دینا پڑے۔ اسی سلسلہ میں یہ بھی عرض ہے کہ ایڈیٹر صاحب کے لکھنؤ سے باہر قیام کرنے کی وجہ سے مضامین اکثر وقت پر وصول نہیں ہوتے اور کبھی کبھی کتابت چھپائی میں بھی کسی اتفاقی سبب سے دیر ہو جاتی ہے، اسلیے پرچہ ہر ہفتہ وقت پر نہیں نکل پاتا۔ امید ہے کہ ان مجبوریوں اور دقتوں پر نظر کر کے ناظرین کرام معذور فرمائینگے۔

التجا۔ اکثر اصحاب وی پی وصول کر لینے کے بعد پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت لکھتے ہیں۔ دستور یہ ہے کہ جب تک وی پی کا روپیہ ڈاکخانہ سے دفتر میں وصول نہیں ہو جاتا، خریدار کے نام پرچہ جاری نہیں کیا جاتا ہے اور وی پی کا روپیہ قریب کے اضلاع سے تو آٹھ دس روز میں اور دور صوبوں سے عموماً دو تین ہفتہ میں بلکہ کبھی کبھی اس سے بھی زیادہ مدت کے بعد وصول ہوتا ہے۔ اس لیے خریداروں کی آسانی اور کفایت دونوں پر نظر کر کے التجا ہے کہ جب دفتر سے پرانے خریداروں کو خریداری کی مدت گذرنے کی اطلاع بھیجی جائے یا نئے اصحاب خریدنا چاہیں تو چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا جائے، اور منی آرڈر کے کوپن پر نام اور پورا پتہ صاف صاف لکھ دیا جائے۔ منی آرڈر بھیجنے سے زیادہ سے زیادہ ایک ہفتہ کے اندر پہنچ جاتا ہے، اور دفتر میں روپیہ وصول ہونے کے دوسرے ہی دن پرچہ جاری ہو سکے گا۔ نیز وی پی بھیجنے میں جو دو رجسٹری کے زائد خرچ ہوتے ہیں، خریداروں کی یہ رقم بھی بچ رہیگی۔ دفتر میں وی پی کی کثرت سے، واپسی کے باعث کام بہت بڑھتا ہے اس سے بھی نجات ملیگی، اور جو وی پی واپس آتے ہیں ان کا خسارہ بھی نہ رہیگا۔ ہر سال سینکڑوں روپیہ کا نقصان دفتر کو ناحق اٹھانا پڑتا ہے۔ امید ہے کہ سچ کے سب پرانے اور نئے خریدار کوشش کر کے ضرور منی آرڈر بھیجا کریں گے۔

اعلان۔ ۱۹۲۵ء کی سچ کی جلدیں اب اسوقت تک طلب نہ کیجائیں جب تک سنیں پرچے دوبارہ طبع نہ ہو جائیں، اور سچ میں اعلان نہ کر دیا جائے۔

سنہ ۲۵ء کی جلدیں سادہ سرورق کے تیار ہیں۔ نئے خریدار یا قدردان اصحاب منگالیں۔ قیمت چھ روپیہ ہے۔

مہتمم

۲ فروری سنہ ۲۶ء

ناک کا داغ

(از عبدالماجد)

نظام عالم کو قائم کیے ہوئے بے شمار مدت گزر چکی ہے، دنیا اپنی انہیں نیرنگیوں اور بوقلمونیوں کے ساتھ ایک بے حساب زمانہ سے آباد ہے، بڑی بڑی سلطنتوں کی بنیادیں پڑ چکی ہیں، نامی گرامی علماء پیدا ہو چکے ہیں، نامور کشور کشا گزر چکے ہیں، یہ سب کچھ ہے، لیکن "علم" اور "تمدن" کا جو مفہوم آج کیا جاتا ہے، اس سے انسانی دماغ ابھی تک نا آشنا ہے۔ دنیا مختلف قوموں میں بٹی ہوئی ہے، اور زمین مختلف اقلیموں میں بٹی ہوئی ہے، ہر قوم دوسری سے بیگانہ، ہر ملک دوسرے سے اجنبی، آمد و رفت کے وسائل محدود، رسل و رسائل کے ذرائع دشوار، بین الاقوامی تعلقات ابھی تک صفر، لکھے پڑھے ہوؤں کی تعداد ہر ملک میں قلیل، کتابوں کی یہ فراوانی جو آج ہے، کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں۔ گویا ہر ملک دوسرے ملکوں سے بے نیاز و بے تعلق، بجائے خود ایک مستقل عالم تھا، اسی لیے ضرورۃً ہر ملک کے لیے ایک جداگانہ ہادی، اور ہر قوم کے لیے ایک علیحدہ داعی۔

لیکن اب کاتب قدرت کے اندازہ میں وہ وقت آ جاتا ہے، جب ہر ملک کے ڈانڈے دوسرے سے مل کر رہیں گے، ہر قوم دوسری قوم سے تعلقات پیدا کرے گی، بیگانگی و بے تعلقی کی جگہ ایک سخت قسم کی دوستی یا دشمنی، کلوں کی ایجاد دور و دراز سفر کو آسان کر دیں گی، آلات کی مدد سے مشرق کی خبر دم کے دم میں مغرب تک پہنچ جایا کرے گی، چھاپے کی مشینیں نقوش کاغذی کے خزانے اگلنے لگیں گی، اور کتابوں کے لکھنے والوں کی تعداد شاید پڑھنے والوں سے بھی بڑھ کر رہے گی!

کاتب قدرت کے اندازہ میں جب کائنات اپنی عمر کی اس منزل تک پہنچ جاتی ہے، جب دنیا اپنی پختگی و تکمیل کا درجہ طے کر لیتی ہے، جب یہ گھڑی آ جاتی ہے، تو اس ملک میں جو اور سب ملکوں سے زیادہ بے علم اور اُجڈ تھا، اس سرزمین پر جہاں علم و حکمت، تمدن و شائستگی کا سایہ بھی نہیں پڑا تھا، اس فضا میں جس نے نہ کوئی ارسطو پیدا کیا تھا، نہ کوئی جالینوس، نہ کوئی ہومر پیدا کیا تھا، نہ کوئی کالیداس۔ اُمیوں کے خاندان میں، اَن پڑھوں کے گھرانے میں، ایک یتیم اُمی اٹھا کھڑا کیا، کہ اپنے ملک و قوم ہی کو نہیں، بلکہ ساری انسانی آبادی کو اپنے پروردگار کی راہ کی طرف بلائے، ساری دنیا کے بھٹکے ہوؤں کو سیدھی راہ دکھائے، "سب سے الگ چلنے" "شب انسانیت بسر ہونے کو آئی، اب تو مطلع کائنات پر آفتاب بن کر طلوع ہو، عامی و عالم، جاہل و علیم، گورے اور کالے، مشرقی اور مغربی، نادان و دانا، سب کے قلب و دماغ کو اپنی نورانیت کے پرتو سے روشن کر دے۔ عصائے موسیٰ، دم عیسیٰ، تخت سلیمان، نار ابراہیم، حسن یوسف، وغیرہ کے مادی معجزات جو مخصوص ملکوں اور مخصوص قوموں کے لیے کام میں پیش کیے جاتے تھے، ختم ہو چکے، اب زمانہ نئی کروٹ لے رہا ہے، تیرے ہاتھ سے جو معجزات ہوں گے وہ آفتاب سے بڑھ کر روشن ہوں گے! تو اُمی ہے، اور دنیا اب کاغذی نقوش پر جان دے گی، تو قرآن پڑھا ہے، اور دنیا اب قدر صرف اسکولوں اور کالجوں، یونیورسٹیوں اور اکادمیوں کی ہوگی، تو خط نہیں لکھ سکتا، اور دنیا میں اب پرستش صرف ڈگریوں اور ڈپلوموں، امتحانوں اور کتابوں کی ہوگی، لیکن ہماری قدرتوں کا اعجاز، اور ہماری کارفرمائیوں کا تماشہ دیکھنا، کہ یہی قلم اور یہی دوات، یہی کاغذ اور یہی سیاہی، یہی علوم اور یہی فنون، "ن، والقلم وما یسطرون" یہی کتب خانے اور یہی چھاپہ خانے، یہی کتابیں اور یہی رسالے، یہی مقالات اور یہی تحقیقات، یہی قلم اور دوات کی پیدا کی ہوئی ساری مخلوقات تیرے حق میں گواہ ہو کر رہیں گی، تیری ہی صداقت کا کلمہ پڑھیں گی، تیری ہی بزرگی و برتری کے ضمیر پر مہر تصدیق ثبت کریں گی! بدنصیب ابوجہل اور کور بخت ابولہب آج تجھے رد کر رہے ہیں، تو اپنی بے بصری کی بنا پر معذور ہیں، کل ہی وہ دن آتا ہے، جب انہیں کی ذریات جن لوگوں کو دانائی و فرزانگی کا امام تسلیم کریں گی، حکمت و دانش کا پیشوا تسلیم کریں گی، خود وہی زبان قال اور زبان حال دونوں سے "ما انت بنعمۃ ربک بمجنون" سے تیری گواہی دیں گے اور بول اٹھیں گے کہ تو اپنے پروردگار کے فضل و کرم سے مجنون اور دیوانہ نہیں، بلکہ خبطی اور دیوانے وہ ہیں، جو اپنی جہالت سے تجھے جھٹلا رہے ہیں، عقل کے اندھے وہ ہیں، جو اپنی نادانیوں سے تیری نبوت میں شک کر رہے ہیں۔ دنیا جتنی آگے بڑھے گی، عقل و حکمت کو جتنی ترقی ہوتی جائے گی، تیرے لائے ہوئے دین کا چہرہ روشن سے روشن تر ہو جائے گا، تیری عقل و فرزانگی کا آوازہ بلند سے بلند تر ہوتا جائے گا، رازی و غزالی، طوسی و فارابی، ابن رشد و ابن سینا، تیری ہی حلقہ گوشی پر فخر کریں گے، غزنوی و غوری، ترک و سلجوق، مصطفیٰ کمال و امان اللہ کو تیری ہی غلامی پر ناز ہوگا!

زمانہ بدل جائے گا، اہل زمانہ کی نسبتیں بدل جائیں گی، مشرق کی بساط الٹ کر مغرب کے ٹھاٹھ جم جائیں گے، روحانیت کی جگہ مادیت کا سکہ چلنے لگے گا، یہ سب کچھ ہوگا، لیکن تیری محنت و کوشش کا صلہ غیر محدود و "اجر غیر ممنون" ہے۔ تیری تبلیغ رسالت کا اجر کبھی ختم ہونے والا نہیں، تو نے اپنی اصلاحات سے دنیا میں جو انقلاب برپا کر دیا ہے، اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہی ہوتا جائے گا، تیرے علماء دین کے ذخیرۂ علم سے خوشہ چینی کر کر کے اہل مغرب بڑے بڑے نظامات فلسفہ تیار کریں گے، تیری نعت نگاری کا کارلائل اور گوئٹے اپنے لیے باعث شرف سمجھیں گے، تیرا ملک کا کوڑے جانے سے ناآشنا ہے اور کوئی ذرہ سے آفتاب بنا دے گا، تیری عظمت کا اعتراف آکسفورڈ اور کیمبرج کی یونیورسٹیاں کریں گی، تیرے منہ سے نکلے ہوئے کلموں کے زندہ رکھنے کے لیے انگلینڈ اور جرمنی کے بڑے بڑے دار الاشاعت وقف رہیں گے، تیرا نام، ہر روز پانچ پانچ مرتبہ برلن، پیرس، اور لندن کے بلند میناروں سے پکارا جائے گا، تیرے پرستاروں کی عبارت و کلام کی تشریح و تحشیہ کو براؤن و نکلسن اپنے لیے سرمایۂ ناز سمجھیں گے! جو تیرے دین کے منکر ہوں گے، جو تیرے نام سے

لہ ن کے معنی ہر مفسر نے بجائے مذاق کے دوات لکھے ہیں، لیکن لغت میں اسکے معنی دوات کے ہیں اور یہی ابن عباس، حسن بصری، قتادہ وغیرہ سے بھی مروی ہے۔ النون الدواۃ۔ یہی مفسر قرطبی کا قول ہے، و ہکذا فی الکشاف و مدارک و روح المعانی۔ عن ابن عباس قال ان اللہ خلق النون وہی الدواۃ (ابن جریر) عن الحسن فی قولہ ن قال ہو الدواۃ عن قتادہ قال النون الدواۃ (درمنثور)۔ بغوی نے ضحاک کی طرف بھی یہی قول منسوب کیا ہے

دشمن دیکھیں گے، خود اُنہیں کے قلم اور اُنہیں کی دوات، اُنہیں کے کاغذ اور اُنہیں کی سیاہی، اُنہیں کی عقل اور اُنہیں کے دماغ تو ہم تیری عظمت کے اعتراف، تیری دانائی کی شہادت، تیری کامیابی کی گواہی کے لیے وقف دیکھیں گے!

تو آج اُمی ہے، بیکس ہے، یتیم ہے، اور ظاہر بینوں کی نگاہ میں بے وقعت و بے اثر۔ تیرا ابدی و دائمی معجزہ یہ ہے کہ علوم و فنون ہی تیری عقل و دانائی پر گواہ ہوتے جائیں گے، اور اہل علم و ارباب فن ہی کا گروہ تیری کامیابی پر ایک دلیل ناطق ہوتا جائے گا۔ لیکن علوم و فنون کے دفتر جہاں تک پہنچ کر خاموش ہو جائیں گے، بلکہ تیری عقل و دانش، تیرے اثر و کامیابی سے گذر کر جب تیرے اخلاق کی بلندی، تیری زندگی کی پاکیزگی، تیری سیرت کی عظمت و بزرگی کا تذکرہ آئے گا، تو علم و فن کے (وانک لعلیٰ خلق عظیم) دفتروں کی خاموش زبان ایک بار پھر ناطق ہو جائے گی، اور تاریخ، تیرے آفتاب جمال کی نورانیت کے سامنے کسی بزرگ، کسی حلیم، کسی فاتح، کسی رشی، کسی مصلح، کسی نبی کی روشنی کو پیش کر سکے گی؟ اپنی فہرست مشاہیر (ہیروز) کو اول سے آخر تک دوہرا جائے گی، اپنے اسماء الرجال کو ایک ایک کرکے سنبھالے گی، لیکن زندگی کے ہر شعبہ میں، اور ہر مرحلہ پر اخلاق کی اس بلندی، فطرت کی اس وسعت، قلب کی اس فراخی، اور مناقب کی اس جامعیت کی کسی دوسری مثال کے پیش کرنے سے عاجز رہ جائے گی؟

اُنیسویں اور بیسویں صدی کے ماہرین نفسیات کی تحقیقات ہے، کہ نفس بشری تین اجزاء سے مرکب ہے، ایک عقل یا قوت ادراک، دوسرے جذبات و احساسات، تیسرے ارادہ یا سعی عمل۔ ساتویں صدی کے ایک اُمی کی لائی ہوئی کتاب کا اعجاز ہے، کہ اس نے تین مختصر و جامع فقروں میں دنیا کی مصلح اعظم کی ساری زندگی کا خلاصہ کھینچ دیا، اور حیرت انگیز ایجاز، بلاغت، و جامعیت کے ساتھ یہ تینوں حقیقتیں روشن کر دیں، کہ

(۱) نہ تو ان پیمبر کی عقل میں کسی طرح کا خلل، اور دماغ میں کسی طرح کا فتور ہے، بلکہ ان پر تو عقل و دماغ کے پیدا کرنے والا کا خاص فضل ہے۔ یعنی انکی عقل تو مرتبہ کمال پر پہنچی ہوئی ہے، انکی عقل کے مرتبہ شناس ہونے کے لیے تو خود بھی بہت عاقل ہونے کی ضرورت ہے (ما انت بنعمۃ ربک بمجنون)

(۲) اور نہ یہ ارادہ و ہمت میں ضعیف ہیں، یہ مخالفتوں کے ہجوم سے گھبرانے والے نہیں، یہ اپنے کام میں برسر رہیں گے اور انکی اس قوت ارادی کے جو عملی نتائج و ثمرات نکلیں گے، وہ جلد یا مٹنے والے یا جلد ہی ختم ہونے والے نہیں، وہ غیر محدود اور غیر منقطع ہیں (وان لک لاجرا غیر ممنون)

(۳) پھر اپنے جذبات کی پاکی و پاکیزگی، اور اپنے احساسات کی بلندی و برتری کے لحاظ سے بھی تمام کائنات میں اگر کوئی ہستی بزرگ و عظیم کہی جانے کی حقدار ہے تو یہی ہے (وانک لعلیٰ خلق عظیم)

دنیا میں اب تک جتنے مصلح اور بزرگ پیدا ہوئے ہیں، سب نے اسی سہ گانہ نفسی زندگی کی کسی ایک ہی صنف یا شاخ تک اپنی اصلاحوں کا دائرہ محدود رکھا ہے، کوئی وجود باری پر بہتر سے بہتر عقلی دلائل قائم کر گئے، معرفت الٰہی کے دقیق سے دقیق اسرار کھول گئے، [illegible]

کی بہترین شرحیں لکھ گئے، کوئی ایسے آئے، جو اپنے کلام کی شیرینی، زندگی کی سادگی، اور پیام کی تاثیر سے دلوں کو موہ گئے، بزم کائنات کے جذبات کو چھیڑ کر بیقرار کر گئے، عشق حقیقی کے احساسات سوز و گداز سے گرما گئے، اور کوئی ایسے بھی گزرے، جنہوں نے اپنے ہاتھوں کا جوہر بجائے دل و دماغ کے جسموں کو دکھایا، اپنی زبردست قوت ارادی کی فوجوں کے ساتھ باطل کو ہر معرکہ میں شکست دی، اور جو اپنے بے پناہ قوت عمل کی شمشیر زنی کا نشان رزمگاہ عالم کے چپہ چپہ پر ثبت کر گئے۔ لیکن وہ بے نظیر ہستی، جو معرکہ بدر میں سپہ سالار بھی ہو، اور غار حرا میں خلوت نشین بھی، جو حدیبیہ کا مدبر بھی ہو، اور بھوک سے پیٹ پر پتھر باندھ باندھ کر صبر کرنے والا بھی، جو ایک کامیاب و معاملہ فہم تاجر بھی ہو، اور ساری ساری رات عبادت کے لیے کھڑے ہو کر کاٹ دینے والا بھی، جو فاتح بھی ہو، اور زندہ دل بھی، جو فقر و توکل کا بھی بوریہ نشیں ہو، اور آئین جہانداری کا معلم بھی، جو علم و حکمت کا درس بھی دیتا ہو، اور عشق و محبت کے گر بھی سکھاتا ہو، جو ایک ہی وقت میں عقل و نفس کی رزمگاہ کا استاد بھی ہو، جذبات کے چمن کا سب سے زیادہ لطیف، شاداب اور سدا بہار پھول بھی ہو، اور سعی و ارادہ کے میدان جنگ کا سپہ سالار بھی ہو، ایسی جامع اور ہمہ گیر کمال ہستی تو صرف اُسی مصلح اعظم کی ہوئی ہے، جسکی تصدیق کسی وقتی معجزہ اور ہنگامی کرامت پر منحصر نہیں، بلکہ جسکی سچائی پر (ن والقلم وما یسطرون) دوات اور قلم، اور انکے لکھے ہوئے دفتر علوم و فنون کی خاموش زبانیں ہمیشہ کے لیے گواہ و ناطق رہیں گی!

آج کا ماہر نفسیات اپنی محدود و بشری معلومات کے لحاظ سے کہہ سکتا ہے کہ ترتیب بیان میں جذبات کے ذکر کو ارادہ کے ذکر پر مقدم ہونا چاہیے تھا، لیکن اس بیچارہ کو ابھی خبر نہیں، کہ سیرت کی بلندی کے اصلی امتحان کا وقت تو ہر قسم کی عملی کامیابیوں کے حصول کے بعد ہی ہو سکتا ہے، نہ کہ اسکے قبل۔ اس لیے انتہائی عملی کامیابیوں کا ذکر، سیرت کی بزرگی پر مقدم ہونا لازمی تھا۔ نفسیات کی عام درسی کتابوں میں لکھی ہوئی ترتیب میں اس بنا پر خفیف اصلاح کے ذریعہ سے کتاب مبین نے یہ پورا مفہوم واضح کر دیا کہ

اے پیمبر، ابھی تو تم کمزوری اور مظلومی، بیکسی اور بے بسی کی حالت میں ہو، ابھی یہ نادان اور بدنصیب تمہارے اوپر مسخر کر رہے ہیں، لیکن عنقریب وہ دن آ رہا ہے، جب تمہارے کمالات عقلی کا انہیں اعتراف کرنا پڑیگا، اور تمہاری تبلیغ کی عملی کامیابی کی یہ نوبت ہوگی، کہ بڑے سے بڑے خزانوں کی کنجیاں تمہارے سامنے ہوں گی، بڑی سے بڑی فوجوں کی سرداری تمہیں حاصل ہوگی، بڑی سے بڑی قوت و طاقت کے تم مالک ہو گے، اُسوقت تمہارے خلق عظیم کے جوہر کھلیں گے، اُسوقت یہ نظر آئے گا، کہ آج کی فروتنی و حلم، خاکساری و بردباری، نرمی و زہد کی مسلوبیت کی مجبوری سے نہیں، بلکہ تمہاری سرشت طبعی اور فطرت لطیف میں داخل ہے، اور تمہاری سیرت کی بلندی و برتری کا پورا امتحان ان عملی کامیابیوں اور فیروزمندیوں کی معراج پر پہنچ کر ہوگا!

چنانچہ یہ آیتیں اُسوقت نازل ہوئی ہیں، جب حق، چاروں طرف سے باطل کے نرغہ میں گھرا ہوا ہے، جب کہ ایک پاک نفس یتیم، اپنے گنتی کے چند ساتھیوں کو چھوڑ کر، اور گرد و پیش کی ساری آبادی کے خلاف

اپنی بیچارگی اور بےبسی کو پوری طرح محسوس کر رہا ہے جب چشم ظاہر کے سامنے کوئی ایک علامت بھی اسکی تائید و موافقت میں موجود نہیں، ایسے مواقع پر ارشاد ہوتا ہے، کہ آج تو ان پیشگوئیوں کو کون تسلیم کریگا؟ آج تو خود تمہارا ہی دل ہمارے ظاہری اسباب کامیابی سے مایوس ہو چلا ہے۔

فستبصر ویبصرون بایکم المفتون | لیکن عنقریب تمہیں بھی نظر آجائیگا اور انہیں بھی نظر آنے لگے گا اور یہ بھی دیکھ لیں گے، کہ واقعی "نادان" اور "دیوانہ" اور سرپھرا کون ہے؟ وہ آج اپنے عقل و فہم کے غرور میں تمہیں نادان سمجھ رہے ہیں،

ان ربک ھو اعلم بمن ضل عن سبیلہ وھو اعلم بالمھتدین | لیکن کل ان نادانوں کو بھی نظر آجائیگا کہ بھٹکا ہوا کون ہے اور سیدھے راستہ پر کون ہے!

کس کا دماغ اوہام و خیالات فاسدہ میں پھنسا ہوا ہے، اور سررشتۂ حقیقت کس کے ہاتھ میں ہے! کائنات کا پروردگار خود ہی اسکا فیصلہ کر دیگا، قیامت ہی کو نہیں، اسی مادی و عنصری دنیا میں بھی۔

یہ فیصلہ عنقریب ہو کر رہیگا، نہ ہو کہ اسے دور سمجھ کر تم بھی، اور مخالفت کے ہجوم کو دیکھ کر کہیں تم ان نادان جھٹلانے والوں کے کہنے

فلا تطع المکذبین ودوا لو تدھن فیدھنون | میں آجاؤ، اور یہ جو کہ ان باطل پرستوں کی مروت، صلح جوئی اور مصالحت پسندی

کے تقاضے سے اپنے فریضۂ حق گوئی میں کچھ کمی آنے دو، یہ لوگ تو دل سے چاہتے ہی یہ ہیں، کہ ادھر تم اپنے فرائض تبلیغ و رسالت میں نرم پڑو اور ادھر وہ اپنی مشق ستم میں نرمی اختیار کریں۔ یہ لحاظ و اقتضا خیال نتائج اور حق و تبلیغ رسالت میں لگے ہو، یہ تمہیں ضدی کہیں، جکڑ لیں، غیر مصلحت نہ کہیں، جو چاہیں کہیں، ان کی مروت و خاطر میں خود نرم پڑ جانے کا خیال تک دل میں نہ لانا۔

ہر نور کے مقابلہ میں ظلمت، ہر ہدایت کے مقابلہ میں ضلالت، ہر راستی کے مقابلہ میں کجی، نبوت کا ہمیشہ شروع سے یہی حال رہا، نبوت بزرگی کے اس سرچشمہ نیکی و خلوص کے اس سمندر، خوبی و محبوبی کے اس آفتاب کے مقابلہ میں لازمی تھا کہ دوسری طرف شرارت و نفاق، گندگی اور پلیدی، زشتی و خباثت کا ڈھیر بھی اسی درجہ کا ہو۔ اسی لیے فرمایا ہی ارشاد ہوتا ہے، کہ کس کے ساتھ مصالحت کروگے؟ کس کی جانب اتحاد کا ہاتھ بڑھاؤ گے؟ کیا ایسوں کے ساتھ، جنکے عیوب سات ہوں؟ کیا ان کی طرف جنکے یہ اوصاف ہوں؟ جو لگے بار بار

ولا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم مناع للخیر معتد اثیم عتل بعد ذلک زنیم ان کان ذا مال وبنین | بات بات پر بے ضرورت قسمیں کھانے والے ذلیل و خوار، جنہیں اپنی عزت نفس کا ذرا خیال نہیں، عیب لگانے والے، طعن کرنے والے، ادھر سے ادھر جا جا کر لگائی بجھائی کرتے

والے، نیک کاموں میں روڑے اٹکانے والے، اپنی حق کے قربانی اللہ کی باندھی ہوئی حدوں کو توڑنے والے، گناہوں کی گندگی میں لتھڑے رہنے والے، بجائے شرمندگی کے فخر کرنیوالے، اور پھر جس قوم و طبقہ میں شامل نہیں اسکی جانب اپنی نسبت کرنے والے، اور یہ ساری اکڑ کیوں ہے؟ اس لیے کہ اپنے مال اور اولاد پر فخر ہے، اپنی جائداد اور جتھے پر ناز ہے!

رسول آج چشم ظاہر سے مستور ہیں، لیکن "اسوۂ رسول" مستور نہیں۔ وہ قدم جن پر پیشانیوں کا رگڑنا ہمارے لیے اوج سعادت تھا، آج ہماری نظروں سے اوجھل ہیں، لیکن "نقش قدم" موجود ہیں۔ صاحب خلق عظیم آج "رفیق اعلیٰ" کی رفاقت میں ہے لیکن "خلق عظیم" کی امانت انسانوں کے سینوں اور کتابوں کے سفینوں میں آج بھی محفوظ ہے۔ پیامبر کا پیام زندہ ہے، کلام زندہ ہے، اور آج خاک کا ہر پتلا اپنے ظرف اور ہمت کے مطابق اس گنج زر سے کسب فیض کر سکتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح باطل پرستی کی بھی راہ آج بھی بند نہیں۔ جس طرح صاحب "خلق عظیم" کی علمی نسبت زندہ و قائم ہے، اسی طرح "حلاف مہین" کا نسلی سلسلہ بھی منقطع نہیں ہوا ہے۔ بے ضرورت حلف کے ساتھ قسمیں کھانے والے، غیر اللہ کی قسمیں کھانے والے، اسے کمال انشاپردازی کا نمونہ سمجھ کر اسپر فخر کرنے والے، اپنے ذاتی مقاصد کے حصول کے لیے اپنے ہاتھوں اپنی عزت و شرافت خودداری کا خون کرنے والے، بیگانوں کے سامنے اپنوں کی مخبری و جاسوسی کرنیوالے، نیک کاموں میں شرکت اور چندہ سے مختلف حیلوں حوالوں سے روکنے والے، سود کے متعلق اللہ کی باندھی ہوئی حدوں کو اپنی روشن خیالی کے زعم میں توڑ ڈالنے والے، ان گناہوں کو گناہ سمجھ کر ان پر فخر کرنیوالے، لڑائی جھگڑوں کو طرح طرح کے پرفریب طریقوں سے طول دینے والے، اپنی برائی کا نقارہ اپنے ہاتھ سے پیٹنے والے، پاک و پاکیزہ گروہوں کی جانب بلا استحقاق اپنی نسبت دینے والے، اور پھر ساری زیادتیاں محض اپنے جتھے اور اپنے سرمایہ، اپنی پارٹی اور اپنے فنڈ کے بل پر کرنیوالے، جیتے جاگتے روئے زمین پر موجود ہیں، کون کہہ سکتا ہے، کہ صبح سعادت کی پوری درخشانی کے ساتھ شب باطل بھی اپنی پوری تیرگی و سیاہی کے ساتھ موجود نہیں؟

ان بدنصیبوں کی بڑی شامت یہ ہوتی ہے، کہ انھیں جب اللہ کی نشانیوں پر توجہ دلائی جاتی ہے، جب انھیں انکے کرتوتوں کے نتائج پر آگاہ کیا جاتا ہے، جب انھیں احکام الٰہی پڑھ کر سنائے جاتے ہیں تو بے توجہی سے منہ دوسری طرف

اذا تتلی علیہ آیاتنا قال اساطیر الاولین | پھیر لیتے ہیں، اور بجائے توجہ و التفات کے کہنے لگتے ہیں کہ یہ تو وہی پرانی

کہانیاں ہیں۔ بدبختی و گمراہی کا یہ آخری مرتبہ ہوتا ہے، جب نصیحت و موعظت بھی بے نفع معلوم ہونے لگتی ہے، جب راستی سے بے تعلقی و بیزاری اس حد تک پہونچ جاتی ہے، جب حق و صداقت سے سارا رشتہ ٹوٹ کر پورا اعتماد صرف اپنی ذکاوت و ذہانت اور اپنے جتھے اور اپنے سرمایہ پر رہ جاتا ہے۔

۱؎ محققین کی تحقیق میں سورۂ اقرأ کے بعد سب سے پہلے یہی صورت نازل ہوئی۔ عن جابر بن زید قال اول ما انزل اللہ تعالیٰ من القرآن بمکۃ اقرأ باسم ربک ثم ن والقلم (الاتقان۔ سیوطی، نوع اول، ص۲۴ طبع مصر)

۲؎ عنقریب ہے کہ تم بھی دیکھ لوگے اور یہ بھی دیکھ لیں گے، جب تمہاری نیک کوششوں کی کوشش اور ہدایت کی نشانیاں ظاہر ہوں گی اور موت کے بعد ابھی طرح دیکھ لیں گے" (شاہ عبدالعزیز دہلوی)

۳؎ المستحق فی قوم لیس منھم (قاموس) المزنم فی القوم ولیس منھم (راغب) وقیل الزنیم الملحق بہم لا منھم، زنیما فی کلام العرب الملصق بالقوم ولیس منھم (ابن جریر) حضرت ابن عباس اور سعید بن مسیب سے بھی یہی معنی مروی ہیں۔

تو اُس وقت عذاب الٰہی اس شکل میں نازل ہوتا ہے، کہ اُس بدبخت کی ناک پر، سَنَسِمُہٗ علی الخرطوم ۱؎ داغ لگا دیا جاتا ہے، اور اسکے چہرے کو داغ دار کردیا جاتا ہے، اور اُس کی توہین و رسوائی کا سامان دنیا اور آخرت دونوں عالموں میں کردیا جاتا ہے! آخرت میں تو ناک پر جس طرح داغ لگایا جائیگا، اُس کا حال وہیں معلوم ہو سکتا ہے، البتہ دنیا میں ناک پر داغ لگنے کا مفہوم بالکل واضح ہے۔ ہر وہ شے جو انسان کو بدنام و رسوا کردے، کہ چہرہ و رسوائی اُس سے دفع نہ ہو سکے، ہر وہ شے جو کسی کی سفیدی پر سیاہی لگا دے، ہر وہ شے جو کسی کے ایسے شرمناک جرم کو منظر عام پر لے آئے، جسکے بعد مجرم منہ دکھانے کے قابل نہ رہے، اسکے لئے ہے علی الخرطوم، اسکی ۲؎ ناک کا داغ ہے۔ حافظ حقیقی ایسے ناک کے داغ سے ہر مسلمان کو محفوظ رکھے!

۱؎ خطم، بلاد حیوانات کی تھوتھنی، ناک (راغب) (خرطوم اصلاً ہاتھی کی سونڈ) (تفسیر ابن کثیر وغیرہ) ... ومنہا حتیٰ یعرف و فلا یخفیٰ علیہم کما لا تخفی السمۃ علی الخراطیم (ابن جریر) قال قتادۃ سنسمہ یوم القیامۃ علی انفہ سمۃ لا یفارقہ (ابن کثیر) ... عبارت ہے ذلہ غایۃ الاذلال (بیضاوی)۔ خرطوم کی لفظ داخلے ہیں، جو لغت میں ہاتھی اور سؤر کی ناک کو کہتے ہیں، کمال حقارت اس کی مقتضی ہے۔ گویا وہ شخص انسانیت سے نکل کر خسیس ہونے میں مثل سؤر کے اور تکبر میں مثل ہاتھی کے ہوگیا ہے۔ (شاہ عبد العزیز دہلویؒ) ہر جانور کی ناک اوپر کی طرف اٹھی ہوتی ہے، لیکن ہاتھی اور سؤر کی ناک نیچے کی طرف جھکی اور لٹکی رہتی ہے۔ سو خرطوم کے ذکر میں اسکی طرف اشارہ ہے کہ اسکی تمام ہمت پستی کی طرف رہتی ہے (ایضاً)

۲؎ مطلب یہ ہے کہ جن باتوں کے ذریعہ سے وہ اپنی عزت قائم کرنا چاہتا ہے، وہی آخر اس کی ذلت کا موجب بنجاتی ہیں۔ (مولانا محمد علی لاہوری)

(کالم ۲ کا بقیہ)

تین چار برس قبل کی تالیف ہے۔ مصنف صاحب کے اصرار پر آج سچ میں ذکر کیا جا رہا ہے۔

(۴) **ہندوؤں کے تیوہار** مصنفہ لالہ بالکرشن صاحب نیّر دہلوی ایڈیٹر۔ صفحات ۱۰۰ صفحہ، ۲۰۰ صفحہ

(۵) **سنگھٹن کا نفرنس**

قیمت ۸ر، ۱۲ر علی الترتیب۔ ملنے کا پتہ:۔ دفتر شری رام دھرم منڈل اندرون لوہاری دروازہ، شہر ملتان۔

جو مسلمان ہندوؤں کے رسم و رواج و مذہب سے واقفیت حاصل کرنا چاہتے ہوں، اُنکے لیے یہ دونوں رسالے مفید ہونگے۔ ایک میں ہندوؤں کے تمام تیوہاروں اور دیوالی دسہرہ، ہولی، کرشنا جنم اشٹمی وغیرہ کے متعلق مفصل معلومات درج ہیں۔ دوسرے میں وہ مضامین یکجا کردیئے گئے ہیں، جو ہندی اور جنوری کی سنگھٹن دھرم کا نفرنس منعقدہ شہر ملتان میں پڑھے گئے تھے۔ اس مجموعہ میں مسلمانوں کے معلومات کیلئے ایک بڑا ذخیرہ موجود ہے اور بزرگوں کی عظمت مسئلہ اوتار، نیز شدھی، گئورکشا، سناتن دھرم، جاتر، آواگون وغیرہ ہندوؤں کے بہت سے عقائد و مسائل کی تشریح خود ہندو اہل علم کے قلم سے پڑھنے کے قابل ہے۔ ہر شق جو تکیہ کی حاجت دیوتاؤں میں مفصل دلائل کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ ایک مثل یہ بھی پیش کی گئی ہے کہ کیسری و غلط کے ایسے ہی طریقے ہر مذہب میں رائج ہیں، چنانچہ اسلام میں کعبہ کی جانب رخ کرتا ہے، آیہ کریمہ سبحان الذی اسری بعبدہ سے خاص کیا ناتا ہے

نئی کتابیں

(۱) **فضل الباری**، ترجمۂ اردو صحیح بخاری، جزو دوم، از مولانا محمد علی ایم اے، صفحات ۱۰۰ صفحے، قیمت ۸ر ملنے کا پتہ، دار الکتب احمدیہ، احمدیہ بلڈنگس لاہور۔

سچ جلد دوم میں اسی کتاب کے جزو اول پر مفصل ریویو نکل چکا ہے۔ یہ اسی مفید و مبارک سلسلہ کی دوسری قسط ہے۔ یہ حصہ کتاب التیمم کے بقیہ حصہ کے علاوہ کتاب الصلوٰۃ، کتاب مواقیت الصلوٰۃ، کتاب الاذان اور کتاب صفۃ الصلوٰۃ کے بقیہ اجزا پر شامل ہے۔ سرورق موجود نہیں، صفحات کے نمبر بھی جزو اول کے ساتھ مسلسل چلے آرہے ہیں، اس حصہ کے صفحوں کا نمبر ۲۷۱ سے شروع ہوتا ہے۔ ترجمہ و زبان کی وہی خوبیاں اس حصہ میں بھی قائم ہیں۔ حواشی بھی بہت خوب ہیں، لیکن ان میں ابھی اضافہ و تفصیل کی گنجائش باقی ہے۔ کتاب التیمم میں عمران والی جو روایت نمبر ۳۴۴ پر درج ہے اُس میں فاتت اہلہا کا ترجمہ "پس وہ اپنے گھر والوں کے پاس آئی" کے بجائے اگر محض "پس وہ اپنے والوں کے پاس آئی" (یعنی "گھر" کو حذف کرکے) کیا جاتا تو شاید مفہوم متن کے زیادہ موافق رہتا، اس لیے کہ سیاق عبارت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ عورت گھر والوں سے نہیں، بلکہ اپنے ساتھ کے چھوٹے جیسے مردوں سے تھا، اسطرح اسکے ساتھ والے فقرہ وقد احتبست عنہم کا ترجمہ "وہ اُن سے رکی رہی تھی" اگرچہ لفظاً بالکل صحیح ہے، لیکن اس موقع پر اگر "وہ اُن سے پیچھے رہ گئی تھی" کیا جاتا، کم از کم نوٹ میں اس مفہوم کی تشریح کردی جاتی، تو شاید زیادہ بہتر ہوتا۔

(۲) **اثبات ملوکیت**۔ از "آنکہ زالی اول دو نفر والی اسلام کا" صفحات ۳۰ صفحے، تقطیع ڈبل فلسکیپ، ملنے کا پتہ:۔ محمد صدیق مہتمم مسلم بھوپال۔ قیمتوں کے وجہ سے نہیں ہو رہا ہے بتایا گیا رکھے گئے ہیں! سرورق غائب۔

رسالہ کے نام سے معلوم ہوتا ہے، کہ اثبات ملوکیت کے شرعی دلائل پیش کیے گئے ہونگے لیکن اس اہم موضوع پر رسالہ کل ڈیڑھ دو صفحوں میں آگیا ہے، وہ بھی محض نقلی۔ ہر حیثیت سے نہایت مختصر ہے، باقی سارا رسالہ سلطان ابن سعود اور اُنکے نظام حکومت کی مدح کے لیے وقف ہے! مولانا سید سلیمان ندوی، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شبیر احمد دیوبندی وغیرہ بعض حضرات علماء کی عبارتیں بھی شروع میں نقل کردی گئی ہیں، لیکن ان تحریروں کو مسئلہ ملوکیت سے کوئی تعلق بھی نہیں! رسالہ کا نام بجائے "اثبات ملوکیت" کے اگر "اثبات سعودیت" ہوتا تو زیادہ قرین صحت تھا۔ مخالفین ابن سعود، خصوصاً مولانا محمد علی کے خلاف لب و لہجہ وہ اختیار کیا گیا ہے جو عموماً آجکل کے نشائستہ اخباروں کا ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ اس لب و لہجہ اور وفاداری کے حق گوئی کے ساتھ مصنف صاحب نے اپنا نام مخفی رکھنا مناسب سمجھا۔

(۳) **الموعظۃ الحسنۃ**۔ از مولوی مفتی محمد صاحب، قاضی شہر راست کوٹہ (راجپوتانہ) ۱۲ صفحے، قیمت درج نہیں، ملنے کا پتہ مصنف صاحب۔ فریضۂ دعوت و تبلیغ پر ایک مختصر و مفید رسالہ ہے، جسکے متن میں عامۂ اسلام تو اُن سے ترک موالات کی بڑا حصہ بھی آگئی ہیں (دیکھیے ص بلالحاظ)

دنیا میں کیا ہو رہا ہے؟

(ہندوستان کے اندر)

بنگال۔ مڈنا پور جیل کے سیاسی قیدیوں نے بعض شکایات کی وجہ سے غذا ترک کر دی تھی، ۱۰ جنوری سے انھوں نے کھانا شروع کر دیا۔

اسمبلی کے ایک مسلمان ممبر کے مستعفی ہو جانے کی وجہ سے جو جگہ خالی ہوئی تھی اسکے لیے مسٹر ا ے کے سی عارف منتخب ہوئے۔

(دہلی) ۱۹ جنوری کو اسمبلی کا افتتاح ہو گیا۔ لارڈ ارون وائسرائے ہند نے افتتاحی تقریر کی۔ ۱۹۔ جنوری کو منتخب شدہ ممبروں نے حلف وفاداری اٹھائے۔ ۲۰۔ جنوری کو صدارت کے لیے مسٹر پٹیل بلا مقابلہ منتخب ہوئے۔ مختلف پارٹیوں کے لیڈروں (لالہ لاجپت رائے، مسٹر محمد علی جینا وغیرہ) نے مبارکباد دی۔ ۲۱۔ جنوری کے جلسۂ اسمبلی میں پنڈت موتی لال نہرو کی یہ تجویز کہ بنگال کے سیاسی قیدیوں کی رہائی پر غور کرنے کے لیے جلسہ ملتوی کیا جائے، منظور ہو گئی۔

اخبار ہندے ماترم کو معلوم ہوا ہے کہ مقدمۂ قتل سوامی شردھانند کے ملزم عبدالرشید کی جانب سے مسٹر حسن امام پٹنہ کے مشہور بیرسٹر سے وکالت کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔ لاہور، پشاور، علی گڑھ کے بعض وکلا ملزم کے مقدمہ کی پیروی کے لیے آنے والے ہیں۔

مولوی محمد یعقوب ممبر اسمبلی نے اس افواہ کی تردید کی ہے کہ وہ کوئی مسلم پارٹی اسمبلی میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

اسمبلی کی ڈپٹی پریسیڈنٹی کے لیے ۵۔ اشخاص امیدوار ہیں۔ مثلاً مسٹر ابرار حسین، مسٹر لشفق احمد خاں شروانی، سر ہری سنگھ گور، مولوی محمد یعقوب بیرسٹر بہار و اڑیسہ۔ مہاتما گاندھی آجکل بہار اڑیسہ کا دورہ کر رہے ہیں۔ ۱۸۔ جنوری کو آپ گیا پہنچے۔ میونسپلٹی اور ڈسٹرکٹ بورڈ نے سپاسنامے پیش کیے۔ مہاتما جی نے اپنی تقریر میں میونسپلٹی کو سڑکوں کی گندگی اور غلاظت کی جانب توجہ دلائی اور پبلک کو وہ فاکروبوں پر اعتماد نہ کریں بلکہ خود اپنے ہاتھوں سے سڑکوں کو صاف کریں۔ ۲۰ جنوری کو مہاتما جی مظفر پور پہنچیں گے اور ڈسٹرکٹ کانگریس کمیٹی آپکی خدمت میں ۲۰ ہزار کی تھیلی پیش کرے گی۔

یوپی۔ آل انڈیا مسلم لیگ کا دفتر لکھنؤ سے دہلی منتقل ہو گیا۔ آل انڈیا خلافت کانفرنس کا سالانہ اجلاس ۲۶-۲۷-۲۸ فروری کو بمقام لکھنؤ منعقد ہو گا۔ مولانا شوکت علی دورہ کرتے ہوئے ۲۵۔ جنوری کو لکھنؤ پہنچ جائیں گے۔ آپ نے اعلان کیا ہے کہ یہ اجلاس نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اس میں آیندہ کا پروگرام بنایا جائے گا۔ کونسل کے متعدد ناکامیاب امیدواروں نے کامیاب امیدواروں کے انتخاب کے خلاف اعتراضی درخواستیں پیش کی ہیں۔ مثلاً بابو چندر سنگھ، سید ظہور احمد، راجہ دیانا وغیرہ۔ راجہ دیانا کی وکالت پنڈت موتی لال نہرو کریں گے۔

بمبئی۔ مسلمانان بمبئی کا ایک جلسۂ عام مرکزی خلافت کمیٹی کے زیر اہتمام مولانا شوکت علی کی صدارت میں مسٹر سکلت والا کے خیر مقدم کے لیے منعقد ہوا جسمیں ہزار اشخاص شریک جلسہ تھے۔ مولانا شوکت علی نے چندہ سے بمبئی کے مسلمانوں کی جانب سے مسٹر سکلت والا کی خدمت میں گلدستہ پیش کیا۔ مولانا شوکت علی نے خیر مقدم کرتے ہوئے ایک تقریر کی جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مسلمان مسٹر سکلت والا کا پرجوش استقبال کرتے ہیں۔ ہم مسلمان اپنے مذہب اور وطن دونوں کی خدمت کرنے کے خواہاں ہیں، اور ابھی تک ہمنے ان دونوں چیزوں کے فرائض سے غفلت نہیں کی ہے۔ ہمارے بعض ہندو بھائی غلط فہمی کی وجہ سے یہ کہنے لگتے ہیں کہ مسلمانوں کو اپنی سرگرمیاں صرف ہندوستان میں محدود رکھنا چاہیے۔ لیکن ہم مسلمانوں کے فرائض ہندوستان کے اندر اور باہر دونوں جگہ ہیں۔" اسکے بعد مسٹر سکلت والا نے ایک زبردست تقریر کی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ہندوستان کی آزادی اسلامی ممالک کی آزادی کے ساتھ لازم و ملزوم ہے۔ اسلامی ممالک کا اتحاد ہندوستان کو جلد آزاد کر دیگا۔ ہندوستان کے مسلمانوں کو ہر سال موتمر اسلامی کے انعقاد کا انتظام کرنا چاہیے۔" اسکے بعد مولانا شوکت علی نے ایک رزولیوشن پیش کیا جسمیں سلطان مصر سے درخواست کی گئی کہ مسٹر سکلت والا کو جو مسلمانوں کے مخلص دوست ہیں مصر میں داخلہ کی اجازت دی جائے۔ یہ رزولیوشن منظور ہوا۔

سردار محمود طرزی وزیر خارجہ افغانستان مقیم حال بمبئی سفر یورپ جا رہے ہیں، ایک پریس کے نمائندہ سے بیان کیا کہ یہ افواہیں بالکل غلط ہیں کہ افغانستان ہندوستان پر حملہ کرنیوالا ہو۔ افغانستان کو اپنے داخلی امور کی وجہ سے بیرونی مسائل پر نظر کرنے کی فرصت بالکل نہیں ہے۔

پنجاب۔ مسٹر فیلوس مجسٹریٹ نے کتاب رنگیلا رسول کے مصنف راجپال کو ڈیڑھ سال قید سخت اور ایک ہزار جرمانہ کی سزا دی۔

(ہندوستان کے باہر)

حجاز۔ اخبار خلافت ناقل ہے کہ معاہدہ بیر دریش کے ماہر مسٹر جارڈن براہ ترکی بمع راہ جدہ انگلستان روانہ ہو گئے۔ قیاس کیا جاتا ہے کہ انھیں کوئی غیر معمولی کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ سلطان ابن سعود نے اپنے بیٹے امیر فیصل کو مکہ اور دوسرے بیٹے امیر محمد کو مدینہ کی گورنری دی ہے۔ اخبار ہمدم بحوالہ ارننگ پوسٹ راوی ہے کہ عنقریب سلطان ابن سعود یورپ کی سیاحت کرنیوالے ہیں اسکا مقصد یہ معلوم ہوتا ہے کہ ابن سعود یورپ کی ترقیوں کو اپنی آنکھ سے دیکھنا چاہتے ہیں۔

امریکہ۔ امریکہ نے معاہدہ لوزان (جو ٹرکی سے ہوا تھا) کو نامنظور کر دیا۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ اب امریکہ ٹرکی سے سیاسی یا تجارتی تعلقات پیدا کرنے نہیں جا سکتا۔

چین۔ متعدد انگریزی جہازات چین روانہ کیے گئے ہیں اور بعض روانگی کیلیے تیار ہیں۔ بعض اطلاعات سے ظاہر ہوتا ہے کہ علاقہ کیوکیانگ میں غیر ملکی باشندوں کے مکانوں پر لوٹ مار ہوئی۔ حکومت پرتگال اور اسپین نے بھی اپنے جنگی جہازات اپنی رعایا کی حفاظت کے لیے چین روانہ کیے ہیں۔ ہنکن میں اب فتنہ و فساد کی کوئی علامت نظر نہیں آتی لیکن حکام احتیاطی تدابیر سے غافل نہیں ہیں۔

انگلستان۔ انگلستان کے بعض شہروں میں انفلوانزا پھیلا ہوا ہے۔ ایک ہوائی جہاز پہاڑ کی چوٹی سے ٹکرا کر سمندر میں جا رہا۔ کئی ملازم اسپر سوار تھے وہ بھی غرق ہو گئے ۔ نیوزی لینڈ۔ خلیفہ عبدالمجید خاں سابق خلیفۃ المسلمین کو حضور نظام دکن نے ایک قیمتی شاہانہ موٹر بطور ہدیہ ارسال کیا ہے۔

فرانس۔ پیرس کی اسلامی مسجد کے لیے شاہ ایران نے ایک نہایت بیش قیمت جانماز جو ایرانی صناعی کا بہترین نمونہ ہے ارسال کی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند کتابیں

الناظر

تاریخ عرب

قیمت

میلاد النبی صلعم

قیمت

نغمۂ حرم

قیمت ۱۲؍

تفسیر الفرقان فی معارف القرآن

کلید خزائن اردو

کشاف الہدیٰ

ترجمہ ابن خلدون معہ مقدمہ

مصنفین اردو

اردو کے تین سو کے زائد مشہور و مقبول مصنفین کی مکمل تصانیف کی فہرست معہ مروجہ قیمت ... یہاں سالانہ شائع ہوتی ہے ...

قیمت ۔ ے ؍

الناظر بک ایجنسی

علوم القرآن

بصائر القرآن

تصوف اسلام

قیمت

آئینۂ حقیقت نما

قیمت

پیام امین

قیمت

حقائق اسلام

قیمت

تاریخ الحرمین الشریفین

قیمت

جدید دور اسلام

قیمت

تجرید بخاری معہ ترجمہ

قیمت

انتخاب صحاح ستہ

مسلمانان اندلس

قیمت

جزاء الاعمال

مستقبل اسلام

قیمت

نامۂ محمد

قیمت

ملنے کا پتہ :- الناظر بک ایجنسی لکھنؤ

باہتمام احقر الانام اسحاق علی علوی مالک و مہتمم الناظر پریس لکھنؤ میں طبع ہوا